''اختر'' ایک نادر اقبال نمبر

ڈاکٹر یاسمین کوثر

Works on Allama Mohammad Iqbal began in his lifetime and his philosophy began to spread in the world. Hakim Yousuf Hassan Khan's journal "Nairang e Khayal" Published the first Iqbal number in Sep-Oct 1932 and is acknowledged as the first and most important document on Iqbal's Works. Another Iqbal number "Akhtar" was published in March 1938 in Iqbal's life but in Iqbal literature it is still hidden under the veil of anonymity. It has been recently discovered by Yasmeen Kauser during her PhD research and was confirmed by Dr. Rafi-ud-Din Hashmi. This research paper will critically review the journal "Akhtar". Hopefully this Iqbal number will be useful for researchers, critics and scholars of Iqbaliat.

علامہ محمد اقبال ایک ایسی نابغہ روزگار شخصیت تھے جن پر ان کی حیات میں تحقیقی وتنقیدی کام ہونا شروع ہو گیا تھا اور ان کی شاعری کی مقبولیت کا ڈنکا چاردانگِ عالم بجنے لگا، اقبال کی حیات میں سب سے پہلا اقبال نمبر لاہور سے حکیم یوسف حسن کے رسالہ نیرنگ ِ خیال نے ستمبر اکتوبر ۱۹۳۲ء میں شائع کیا۔(۱) جسے اقبال نے بہت پسند کیا اسے عوام میں بھی مقبولیت حاصل ہوئی اور بہت جلد اس کا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ اس اقبال نمبر کو اقبالیاتی ادب میں اولین واساسی دستاویز کی حیثیت حاصل ہے۔ اس تاریخی اقبال نمبر کی اہمیت کے پیش نظر رسالہ نقوش کے مدیر محمد طفیل نے اقبال صدی کے موقع پر حکیم یوسف حسن کی اجازت سے اسے قندِ مکرر کے طور پر دوبارہ شائع کیا۔(۲)

نیرنگ ِ خیال' کے مذکورہ بالا اقبال نمبر کے علاوہ اقبال کی حیات میں اور کسی رسالے کے اقبال نمبر کی اشاعت کا تذکرہ کسی اقبالیاتی ادب میں نہیں ملتا لیکن راقمہ نے اپنی ایچ ڈی کے مقالے کی تحقیق کے دوران بڑی محنت سے کچھ نادر ونایاب اردو رسائل وجرائد تلاش کیے، ان میں سے ایک اقبال نمبر اختر (لاہور) فروری مارچ ۱۹۳۸ء ایسا ہے جو اقبال کی حیات میں شائع ہوا۔ نامور اقبال شناس ڈاکٹر رفیع

الدین ہاشمی نے اپنے تحقیقی مقالے بعنوان''چند نادر اقبال نمبر'' میں اس نادر اقبال نمبر کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار اس طرح کیا ہے:

علامہ اقبال کی زندگی میں رسائل کے یہ اقبال نمبر شائع ہوئے:

۱-نیرنگِ خیال کا خاص نمبر (ستمبر، اکتوبر۱۹۳۲ء)

۲-اختر کا اقبال نمبر (فروری مارچ ۱۹۳۸ء)

۔۔۔اولین اقبال نمبر کے طور پر نیرنگِ خیال کو بہت شہرت ملی، کیوں کہ یہ کسی رسالے، جریدے یا اخبار کا سب سے پہلا اور قدیم ترین 'اقبال نمبر' ہے۔۔۔البتہ مؤخر الذکر۔۔۔ اقبال نمبروں کا ذکر اقبالیات کے کسی تذکرے یا کتابیات میں نہیں ملتا۔ ان کا سراغ حال ہی میں پی ایچ ڈی کی ایک طالبہ (یاسمین کوثر) نے لگایا ہے۔ راقم کو یاسمین کی وساطت سے ان خاص نمبروں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کا شمار نوادرِ اقبالیات میں ہونا چاہیے۔[۳]

زیر نظر مقالے میں صرف رسالہ اختر کے نایاب اقبال نمبر کا مختصر تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا جائے گا۔[۴] دیگر نادر و نایاب اقبال نمبروں پر الگ مقالہ تحریر کیا جائے گا۔[۵] اختر کا یہ اقبال نمبر اقبال کی حیات میں (مارچ اور اپریل ۱۹۳۸ء) لاہور سے شائع ہوا۔ ممکن ہے اس شمارے کی خبر اقبال تک بھی پہنچی ہو۔ یہ مختصر شمارہ ۱۲۰ صفحات پر مشتمل ہے اس کے مدیران میں علی محمد برق، ابوالعلا چشتی، مدیر اعزازی عظیم قریشی، مدیر حصہ نسواں فاطمہ بیگم منشی فاضل (پرنسپل زنانہ اسلامیہ کالج لاہور) شامل ہیں۔

مدیر نے ''نوٹ'' کے زیرعنوان بزم سخن پشاور اور انجمن اتحاد طلبہ ناگ پور و معاونین کا خصوصی شکریہ ادا کیا ہے۔ اس اقبال نمبر کے آغاز میں اکابرینِ ادب و سیاست (رضا ہمدانی، ایم ہاشمی، سائینر کمیلو گریائی قونصل جنزل اٹلی، سر عبدالقادر، صاحبزادہ عبدالقیوم خان، پنڈت جواہر لال نہرو، نواب بھوپال، سر سکندر حیات خان) کے ''پیغامات'' دیے گئے ہیں۔ رسالے میں زیادہ گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے چند حضرات کے پیغامات کے متن کی بجائے صرف ان کے نام ہی لکھے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

ایم اے جناح، سر تیج بہادر سپرو، راجا نریندر ناتھ، ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ، رابندر ناتھ ٹیگور، قونصل جنزل جرمنی، وزیرِ اعظم حکومتِ بمبئی، لارڈ لوتھین، علامہ عبداللہ یوسف علی وغیرہ۔ زیرِ نظر اقبال نمبر میں اقبال پر جو مقالات اور نظمیں شامل کی گئی ہیں ان کے عنوانات مندرجہ ذیل ہیں:

مقالات:

۱-ایشیا کی عظیم المرتبت شخصیت از مرزا محمد سعید فارغ قادری (ص ۱۷-۲۹)

۲-مصلح قوم از مبارک الدین عشرت (ص ۳۰-۳۲)

۳- اقبال ایک سیاسی مفکر کی حیثیت میں از عبدالرحیم شبلی، بی کام (ص۳۳-۴۲)

۴- اقبال اور فردوسی از ملک الشعرا ملک ناصر علی خان ناصر (ص۵۸-۵۹)

۵-ایک وطن پرست شاعر از مضطر ہاشمی (ص۶۰-۶۴)

۶- اقبال، شاعرِ غیر فانی از بلقیس جمال نگہت (ص۶۹-۷۲)

۷- اقبال از خان نور الٰہی خان (ص۷۴-۷۸)

۸-ضربِ کلیم از سید فارغ بخاری سرحدی (ص۸۳-۸۷)

۹- اقبال کی ظریفانہ شاعری از صاحبزادہ م رفیق صدیقی (ص۱۱۹-۱۲۰)

''ایشیا کی عظیم المرتبت شخصیت'' مضمون میں مرزا محمد سعید فارغ قادری نائب صدر بزمِ سخن پشاور نے اقبال کی مختصر سوانح، شاعری، تصنیفات اور سیاسی خدمات، قومی و ملی شاعری کی خصوصیات اور اس کی مثالیں دے کر ان موضوعات پر مختصر روشنی ڈالی ہے۔ یہ اقبال کی ابتدائی سوانحی معلومات پر مبنی مضمون ہے۔ ''مصلحِ قوم'' کے عنوان سے مبارک الدین عشرت نائب ناظم بزمِ سخن پشاور نے کلامِ اقبال سے انقلابی نوعیت کے اشعار کی مدد سے انھیں مصلحِ قوم قرار دیا ہے۔ اقبال اپنے کلام سے جوش پیدا کرتے ہیں اور مشکلات میں جینا سکھاتے ہیں برصغیر کے مسلمانوں کو زوال کے اس دور میں خوابِ غفلت سے بیدار کر کے عمل کے لیے تیار کرتے ہیں کیونکہ مسلمان ترقی کے میدان میں دیگر قوموں کے مقابلے میں پیچھے رہ گئے تھے۔ اقبال کے نزدیک صرف کلمہ پڑھنے اور مسجد کے حجروں میں بیٹھنے والے کا نام مسلمان نہیں بلکہ صداقت، عدالت، شجاعت اور حلم و بردباری کی خوبیوں کو پہچاننے کے ساتھ ساتھ اپنی خودی کی پہچان بھی ضروری ہے۔ عصرِ حاضر کے مسلمان باعمل مسلمان بن کر ہی اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر سکتے ہیں۔[۶]

عبدالرحیم شبلی بی کام ''اقبال ایک سیاسی مفکر کی حیثیت میں'' مضمون میں اقبال اور ملوکیت، وطنیت، جمہوریت، اشتراکیت جیسے نظریات کے حوالے سے بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ علامہ مغربی ملوکیت یا سرمایہ دارانہ نظام کے مخالف ہیں۔ وہ وطنیت کی بنیاد رنگ، نسل اور وطن پر رکھنے کی بجائے ملت کا وسیع تصور پیش کرتے ہیں۔ اقبال کے نظریات کی اساس قرآن و حدیث کے بتائے ہوئے اسلامی اصولوں اور احکامات پر مبنی ہیں۔ ان کا پیغام خاص طور پر مسلم نوجوانوں کی بیداری کے لیے تھا۔ وہ انھیں دعوتِ عمل دیتے ہیں۔ عصرِ حاضر کے سرمایہ دارانہ نظام میں اقبال غریبوں اور نوجوانوں کی مدد سے انقلاب لانا چاہتے تھے۔ وہ اپنے اس مقصد میں بہت حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ علامہ کے مذکورہ بالا نظریات پر مدلل بحث کی گئی ہے اس لحاظ سے زیرِ نظر اقبال نمبر میں یہ مقالہ دیگر مقالات کے مقابلے میں بہتر ہے۔

اقبال پر جن فارسی شعرا کے گہرے اثرات مرتب ہوئے ان میں ایک اہم شاعر فردوسی بھی

تھے۔ ''اقبال و فردوسی'' دو صفحات پر مختصر مضمون میں ملک الشعرا ملک ناصر علی خان ناصر (سرپرست بزم سخن پشاور) اقبال پر فردوسی کے اثرات اور دونوں کی مماثلتیں بیان کرتے ہیں۔ فردوسی کا شاہنامہ بے مثال تھا جس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ دونوں عظیم شعرا نے اپنی قوم کی اصلاح کی اور انھیں خواب غفلت سے بیدار کیا۔ اس مضمون میں اقبال کی تصنیف اسرارِ خودی کو علامہ کی تمام کتب پر فوقیت دی گئی ہے۔(۷)

''ایک وطن پرست شاعر'' مضطر ہاشمی کا مضمون ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ جن ایرانی شعرا کے اقبال کی شاعری پر گہرے اثرات ہیں۔ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں میں بیداری پیدا کی ان میں فردوسی کا نام سرفہرست ہے۔ بے عملی کا درس دینے والے شعرا کا اقبال پر کوئی اثر نہ ہوا۔ مصنف نے اقبال پر انگریز حکومت سے وفاداری کے الزام کو رد کیا اور یہ بتایا کہ اگر اقبال وطن دشمن ہوتے تو کوئی عہدہ یا مالی فائدہ تو لیتے لیکن ایسا کچھ نظر نہیں آتا۔ وہ مفاد پرست ہوتے تو اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ نہ رہتے۔ اقبال نے تو قوم میں فرقہ واریت کو ختم کر کے متحد کرنے کی کوشش کی۔ بقول مضطر ہاشمی:

> اب ہم معترضین سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ ایسا شاعر جو اپنے وطن عزیز کے افراد کو کلیم ایسے پیغمبروں کی صف میں کھڑا کر سکتا ہے۔ اور جو ہندوستان کی جملہ ملتوں کے پیشواؤں اور راہنماؤں کا احترام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا اسے کس طرح فرقہ پرست شاعر کہا جا سکتا ہے؟(۸)

''اقبال۔۔شاعرِ غیر فانی''، بلقیس جمال نگہت کا وہ انعام یافتہ مضمون بھی شامل ہے جسے یوم اقبال ناگ پور میں انجمن اتحاد طلبہ کی طرف سے اقبال میڈل سے نوازا گیا۔ اس میں مصنفہ نے اقبال کے لافانی ہونے کی وجہ ان کا ابدی پیغام بتایا ہے۔ بقول بلقیس جمال نگہت:

> اقبال کا پیام ایسا ہے جو نہ کسی شاعر نے ابتدائے ادب سے اب تک دیا ہے نہ کوئی مستقبل میں دے سکے گا۔ حضرت اقبال اپنی دنیا اس خاک دان کے غم نصیب باشندوں سے الگ تھلگ بناتے ہیں۔ جس میں خود ان کی حیثیت آدم کی ہے اور جہاں کوئی دوسرا ان کا دم ساز نہیں۔(۹)

اقبال کے فکر و فن کے ساتھ ساتھ ان کی شاعری میں امید و رجائیت کی خوب تعریف کی گئی ہے۔ انھی خوبیوں کی وجہ سے اقبال کی شاعری کو لافانی کہا گیا ہے۔ ''اقبال'' کے زیر عنوان خان نور الٰہی خان کا خطبہ صدارت ہے۔ جسے جشن یوم اقبال زیر اہتمام بزم سخن پشاور میں جنوری ۱۹۳۸ء میں پیش کیا گیا۔ اس میں اقبال کی شاعری اور ان کے فکر و فن پر تعریفی انداز سے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے اور آخر میں اقبال کی صحت یابی کے لیے دعا کی گئی ہے۔ دراصل یہ اقبال کی زندگی کے آخری ایام تھے جب وہ بہت بیمار تھے۔ ایسے میں اقبال کے چاہنے والے ان کے لیے شفائے کاملہ کی دعائیں کر رہے تھے۔(۱۰)

اقبال کے مجموعۂ کلام ضرب کلیم کے حوالے سے سید فارغ بخاری سرحدی کا ایک مضمون ہے جس میں انھوں نے اقبال کی کفر کے خلاف اسے صحیح معنوں میں جنگ قرار دیا ہے۔اس معرکہ کارزار کے نتیجے میں وہ اسلام کی سربلندی چاہتے ہیں۔اس مضمون کے آخر میں مصنف نے اقبال کی تعریف میں کہی گئی ایک فارسی رباعی پیش کی ہے۔(۱۱)

اقبال پر ایک اور پر مغز مضمون ''اقبال کی ظریفانہ شاعری'' شامل ہے جس میں اقبال کی ظریفانہ شاعری کی مثالیں دی گئی ہیں اس میں ہندوستانی مسلمانوں کے یورپی تہذیب اپنانے پر طنز کیا گیا ہے۔ اقبال کا نصیحت آموز انداز اپنی قوم کی اصلاح کرنا تھا۔(۱۲)

زیر نظر مقالے میں اقبال کو نثر کے ساتھ ساتھ شاعری کی صورت میں بھی خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے مثلاً جعفر علی خان جعفری امین بزم سخن پشاور کی مختصر فارسی ''نظم'' پیش کی گئی ہے جس میں اقبال کی شاعری اوران کے فکروفن کی تعریف کی گئی ہے۔(۱۳) رضا ہمدانی نے ''جنت خیال'' نظم میں اقبال کی مدح کی ہے:

ہاں اٹھو تعظیم کو اور سب جھکا لو اپنا سر   آرہا ہے شاعری کا آخری پیغامبر
آرہا ہے تاج دارِ دولتِ شعر و سخن   شاعرِ اسلام، جانِ ایشیا، فخرِ وطن
جس کے فرق ناز پر سجتا ہے تاجِ شاعری   جس کو اقلیمِ ادب دیتا ہے باجِ شاعری(۱۴)

''اقبال سے خطاب'' کے عنوان سے نواب میاں احمد یار خان دولتانہ کی مختصر نظم ہے جس میں اقبال کے فلسفہ خودی اور انقلابی پیغام کی تعریف کی ہے۔(۱۵) حاجی سرحدی (رکن بزم سخن پشاور) کی نظم ''تاریخی نظم'' میں اقبال کی خواب غفلت سے بیدار کرنے اور جذبات کو متحرک کرنے والی شاعری کی تعریف کی گئی ہے۔(۱۶) ''شعر اقبال'' کی زیر عنوان چوہدری جلال الدین اکبر کی نظم ہے جس میں کلام اقبال کی تعریف و تحسین کی گئی ہے۔(۱۷) اسی طرح کی ایک اور تعریفی نظم ''اقبال'' فارسی میں بھی شامل ہے جسے ملک الشعرا ملک ناصر علی خان ناصر نے تحریر کیا۔(۱۸) ''شاعر مشرق سے'' مبارک الدین عشرت (نائب ناظم بزم سخن پشاور) کی اقبال کی تعریف میں نظم ہے۔(۱۹) مرزا محمد سعید اور فارغ قادری کی مشترکہ کوشش سے لکھی گئی ''اقبال'' نامی ایک نظم بھی شامل ہے جو مسدس کی ہیئت میں ہے۔اس میں بھی اقبال کی شخصیت اور ان کی شاعری کی تعریف کی گئی ہے۔اس نظم کے آخر پر جعفری سرحدی کی رباعی دی گئی ہے۔(۲۰) سید گل بادشاہ (بزم سخن کے رکن) کی ایک نظم ''اقبال'' میں اقبال کی تعریف کر کے ان سے اپنی محبت کا اظہار کیا گیا ہے۔(۲۱)

زیرِ نظر اقبال نمبر میں اقبالیاتی تحریروں کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر موضوعات پر بھی تحریریں شامل ہیں مثلاً ''پنجاب کی سیاسی صورت حالات'' (ملی مقاصد کے پردے میں انفرادی مفاد کی کارفرمائیاں) عنوان کے تحت برق صاحب نے ایک ایسا مضمون تحریر کیا جس میں تحریک مسجد شہید گنج کے حوالے سے تفصیل پیش

کی گئی ہے۔(۲۲) ''اردو ہندی'' کے زیرِ عنوان مولوی عبدالحق کے مضمون کی دوسری قسط پیش کی گئی ہے جس میں اگست ۱۹۳۷ء میں پٹنہ کے مقام پر انجمن ترقی اردو کی منعقدہ کانفرنس کی روداد ہے۔ اس کانفرنس میں اس وقت کے جو مشاہیر علم وادب شامل ہوئے ان میں مولوی عبدالحق (سیکرٹری انجمن ترقی اردو ہند)، پنڈت برج دتا تریا کیفی، سید سلیمان ندوی، خواجہ غلام السیدین (پرنسپل ٹریننگ کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ)، پروفیسر محمد مجیب بی اے آکسن (جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی) مولوی عبدالماجد دریابادی، مولوی ظفر الملک علوی (مدیر الناظر)، قاضی عبدالودود بی اے (بیرسٹر ایٹ لا، معتمد انجمن ترقی اردو صوبہ بہار)، مولوی نظام الدین حسین نظامی (مدیر ذوالقرنین وسیکرٹری پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبہ متحدہ)، مولوی رشید احمد صدیقی (صدر شعبہ اردو، مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ)، سید الطاف علی (ہیڈ اسسٹنٹ دفتر آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس)، محمد یونس بیرسٹر ایٹ لا، سید محمد حنیف ایڈووکیٹ (رکن سنڈیکیٹ پٹنہ یونی ورسٹی) وغیرہ شامل تھے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین خان، میاں بشیر احمد، نواب صدر یار جنگ بہادر (مولوی حبیب الرحمان شیروانی)، ڈاکٹر عبدالستار صدیقی جیسی شخصیات بھی اس کانفرنس میں شرکت کا ارادہ رکھتی تھیں لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔(۲۳) اس روداد میں اردو اور ہندی دونوں زبانوں کو ترقی دینے کے ساتھ ساتھ انھیں دفتری اور تعلیمی زبانوں کے طور پر تسلیم کروانے کی تجاویز دی گئی ہیں۔

ایف ڈبلیو بین کی ایک افسانوی کہانی کا سراج الدین احمد نظامی نے ''پریم کا جادو'' کے نام سے ترجمہ کیا۔ یہ مافوق الفطر عناصر اور راجا رانیوں کی روایتی کہانی معلوم ہوتی ہے جو رسالہ اختر میں قسط وار چھپتی ہے اور ایک قسط زیرِ نظر شمارے میں بھی دی گئی ہے۔ ''شادی کے بعد'' علی محمد برق کا افسانہ ہے جس میں میاں بیوی اور ان کے نوزائیدہ بچے کی کہانی ہے۔(۲۴)

''ریڈیو'' کے زیرِ عنوان ہدہد نامی شخص کا مضمون ہے۔ اس میں ریڈیو جب نیا نیا چند لوگوں کے پاس آیا تھا تو لوگ اس سے کیسے مستفید ہوتے تھے، اس سے متعلق ایک مختصر سی کہانی ہے۔(۲۵)

''فلم اسٹیج اور ایکٹریسیں'' کے زیرِ عنوان فلمی اداکاراؤں اور اسٹیج ایکٹرسوں کی فلم اور اسٹیج پر کارکردگی اور ان کے کرداروں پر خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ یہ اپنی فلمی شہرت سے کس طرح ناجائز فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اس مضمون کے بعد دو اداکاراؤں کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔(۲۶)

علی محمد برق کے مضمون ''قومی بنک'' میں بتایا گیا کہ انسان کی ابتدائی زندگی سے چیزوں کے تبادلے سے اشیا خریدی جاتی تھیں لیکن آہستہ آہستہ انسان نے ترقی کرنا شروع کر دی۔ اس نے لوہے اور تانبے کے سکوں میں سرمایے کو منتقل کر دیا۔ اس سے دولت کی حرص اور بڑھی جس سے انسانی زندگی میں پیدا ہونے والے امیر غریب کے فرق نے بے شمار مسائل پیدا کر دیے۔ آج بنکوں کے نظام نے سود کا نظام

متعارف کروا دیا ہے جس سے غریب طبقہ مزید پس جائے گا۔(۲۷)

زیرِنظر اقبال نمبر میں اقبال پر شاعری کے ساتھ ساتھ دیگر موضوعات پر بھی شاعری کے چند نمونے مل جاتے ہیں مثلاً سرور القادری نے ''غزل'' میں عشقیہ جذبات کو پیش کیا ہے۔(۲۸) حاجی لق لق کی مزاحیہ نظم ''مقصدِ حیات'' جسے آل انڈیا مشاعرہ میں طلائی تمغہ انعام دیا گیا اسے بھی زیرِنظر اقبال نمبر کی زینت بنایا گیا ہے جس میں عصرِ حاضر کے مسائل اور زندگی کے بارے میں مختلف نقطۂ نظر کو ہلکے پھلکے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔(۲۹) ''سکوت شب'' کے زیرِعنوان ثمر میانوی کی نظم ہے جس میں رات کی خاموشی اور سکوت کی خوب صورت منظر کشی کی گئی ہے۔(۳۰) ''نامہ شوق'' کے زیرِعنوان ماہ پارہ حیدرآبادی کی ارسال کردہ ایک عشقیہ نظم ہے جسے شیدائی نامی شاعر نے تحریر کیا۔

المختصر زیرِنظر اختر کا یہ نادر و نایاب اقبال نمبر جسے راقمہ نے بڑی محنت سے اپنی پی ایچ ڈی کی تحقیق کے دوران دریافت کیا اسے اقبالیاتی ادب میں تاریخی اور دستاویزی حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہ اقبال کی زندگی میں شائع ہونے والا دوسرا اقبال نمبر تھا جو ابھی تک گوشہ گمنامی میں تھا اور اقبالیات کی کسی کتاب یا دستاویز میں شامل نہیں نہ کسی محقق کو اس کے بارے میں معلومات حاصل ہیں۔ امید ہے یہ تاریخی حیثیت رکھنے والا اقبال نمبر اقبالیات کے اسکالرز، محققین، ناقدین، اساتذہ اور طلبہ کے لیے مفید ثابت ہوگا اور اقبال کو ان کے معاصرین کی نظر سے سمجھنے میں مددگار ہوگا۔

حوالہ جات وحواشی

۱- نیرنگ خیال، لاہور، اقبال نمبر، ستمبر اکتوبر، ۱۹۳۲ء
۲- نقوش، لاہور، اقبال نمبر، نومبر، ۱۹۷۷ء
۳- تحصیل، کراچی، ششماہی، جلد اول، شمارہ اول، جولائی۔دسمبر ۲۰۱۷ء، ص ۱۴۱
۴- اختر، لاہور، اقبال نمبر، مارچ، ۱۹۳۷ء
۵- نور التعلیم، گکھڑ، مارچ اپریل ۱۹۳۸ء
۶- اختر، لاہور، اقبال نمبر، فروری مارچ، ۱۹۳۷ء، ص ۳۲
۷- ایضاً ص ۵۹
۸- ایضاً ص ۶۴
۹- ایضاً ص ۷۰

۱۰-	ایضاً ص ۷۸
۱۱-	ایضاً ص ۸۷
۱۲-	ایضاً ص ۱۱۹۔۱۲۰
۱۳-	ایضاً ص ۴۲
۱۴-	ایضاً ص ۴۷۔۴۸
۱۵-	ایضاً ص ۵۷
۱۶-	ایضاً ص ۶۴
۱۷-	ایضاً ص ۷۳
۱۸-	ایضاً ص ۷۹
۱۹-	ایضاً ص ۸۲
۲۰-	ایضاً ص ۹۶
۲۱-	ایضاً ص ۱۰۲
۲۲-	ایضاً ص ۱۰۔۱۱
۲۳-	ایضاً ص ۴۴
۲۴-	ایضاً ص ۸۰۔۸۱
۲۵-	ایضاً ص ۹۳
۲۶-	ایضاً ص ۹۹۔۱۰۰
۲۷-	ایضاً ص ۱۱۳۔۱۱۸
۲۸-	ایضاً ص ۲۹
۲۹-	ایضاً ص ۶۸
۳۰-	ایضاً ص ۹۷